(S_2006_9_925_930)

سپریم کورٹ رپورٹس (2006) SUPP.9 ایس سی آر

میسرز سیائمنز لمیٹڈ۔

بنام

ریاست مہاراشٹرااور دیگران

1 دسمبر 2006

(ایس۔ بی۔ سنہا اور مارکنڈے کاٹجو، جسٹسز)

آئین ہند 1950 - آرٹیکل 226 - کے تحت صوابدیدی دائرہ اختیار - سیس کی ادائیگی کی ہدایت کرنے والے شوکاز نوٹس میں مداخلت کرنا - اجازت - سیس عائد کرنے والی اتھارٹی کے دائرہ اختیار کو چیلنج کرنے والی تحریری درخواست - حکام نے پہلے ہی ذمہ داری کا تعین کر لیا ہے - منعقد: عام طور پر ایک تحریری عدالت وجہ بتاؤ نوٹس پر سوال اٹھانے والی رٹ پٹیشن پر غور کرنے میں اپنے صوابدیدی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کر سکتی ہے - لیکن جب نوٹس قبل از وقت جاری کیا جاتا ہے، تو رٹ پٹیشن قابل قبول ہوتی ہے - چونکہ اتھارٹی نے ذمہ داری کا پہلے سے تعین کیا تھا، اس لیے رٹ پٹیشن قابل قبول ہوتی ہے۔

اپیل کنندہ، ایک ملٹی لوکیشن کمپنی کی دو فیکٹریاں واجب الادا تھیں جن میں سے ایک بمبئی میونسپل کارپوریشن کی مقامی حدود میں آتی تھی اور دوسری فیکٹری کارپوریشن کے دائرہ اختیار سے باہر تھی۔ مدعا کار - کارپوریشن نے اپیل کنندہ کے قیام کو، جو کارپوریشن کے دائرہ اختیار سے باہر ہے، سیس ادا کرنے کی ہدایت کی۔ مطالبہ کرتے ہوئے وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا گیا۔ اپیل کنندہ کا موقف یہ تھا کہ وہ اس فیکٹری سے فراہم کردہ سامان کے لیے سیس ادا کرنے کے جوابدہ نہیں تھے کیونکہ یہ کارپوریشن کے مقامی دائرہ اختیار میں نہیں آتا تھا۔

اپیل کنندہ نے کارپوریشن کی طرف سے نوٹس جاری کرنے کے دائرہ اختیار پر سوال اٹھاتے ہوئے رٹ پٹیشن دائر کی۔عدالت عالیہ نے سیس کی ادائیگی کے مطالبے میں مداخلت کرتے ہوئے آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت دائرہ اختیار استعمال کرنے سے انکار کر دیا۔

اپیل کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے:

فیصلہ ۔1: اگر چہ عام طور پر ایک رٹ عدالت وجہ بتانے کے نوٹس پر سوال اٹھانے والی رٹ پٹیشن پر غور کرنے میں اپنے صوابدیدی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کر سکتی ہے جب تک کہ وہ دیگر باتوں کے ساتھ دائرہ اختیار سے باہر نہ ہو۔(929-بی-سی)

ریاست اتر پردیش بمقابلہ برہم دت شرما اور ایک اور اے آئی آر (1987) ایس سی 943؛ خصوصی ڈائریکٹر اور ایک اور بمقابلہ محمد غلام گھوس اور ایک اور (2004) 3 ایس سی سی 440؛ یونین آف بھارت اور ایک اور بمقابلہ کونیسیٹی ستیہ نارائن (2006) 12 اسکیل 262-حوالہ دیا گیا۔

2۔ لیکن جب کوئی نوٹس پہلے سے مراقبہ کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے، تو ایک رٹ پٹیشن قابل قبول ہوگی۔ایسی صورت میں، چاہے عدالت قانونی اتھارٹی کو معاملے کی نئے سرے سے سماعت کی ہدایت کرے، عام طور پر اس طرح کی سماعت سے کوئی نتیجہ خیز مقصد حاصل نہیں ہوگا۔فوری معاملے میں یہ واضح ہے کہ مدعا علیہ نے واضح طور پر اپنا ذہن بنا لیا ہے۔اس نے واضح طور پر جوابی بیان حلفی میں اور اپنے مطلوبہ شوکاز میں بھی ایسا کہا۔(929-سی-ای)

کے آئی شیفرڈ اور دیگران بمقابلہ یونین آف بھارت اور دیگران (1987) 4 ایس سی سی 431؛ وی۔سی۔بنارس ہندو یونیورسٹی اور دیگران بمقابلہ شری کانت (2006) 6 اسکیل 66؛ شری شیکھر گھوش بمقابلہ یونین آف بھارت اینڈ اینڈر (2006) 11 اسکیل 363؛ راجیش کمار اور دیگران بمقابلہ D.C.I.T. اور دیگران (2006) 11 اسکیل 409- پر انحصار کیا۔

3۔ عدالت عالیہ کے سامنے اعتراض کردہ حکم کے ساتھ ساتھ جواب دہندگان کی طرف سے دائر جوابی بیان حلفی میں اس عدالت کے سامنے کیے گئے بیانات کا محض جائزہ لیتے ہوئے، عدالت مطمئن ہے کہ قانونی اتھارٹی نے پہلے ہی اپنا ذہن استعمال کرلیا ہے اور اپیل کنندہ کی ذمہ داری یا دوسری صورت کے حوالے سے رائے قائم کرلی ہے۔ اگر حکم منظور کرنے میں مدعاعلیہ نے پہلے ہی اپیل گزار کی واجب الادا حیثیت کا تعین کرلیا ہے اور اس کے غور کے لیے واحد سوال جس کی مقدار باقی ہے وہ اس کا تعین ہے، تو وہ وجہ بتاؤ نوٹس کے دائرے میں نہیں رہتا ہے۔ رٹ پٹیشن قابل عمل تھی۔ (930-اے-بی)

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار فیصلہ :2006 کی دیوانی اپیل نمبر 5295۔

2005 کے رٹ پٹیشن نمبر 4338 میں بمبئی میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے آخری حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ہریش این سالوے، پرکاش شاہ، جے ساولا اور مس رینا بگا۔

جواب دہندگان کے لیے ونے نوارے، نریش کمار، اے پی مے اور وی این راگھوپتی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

جسٹس ایس بی سنہا۔ اجازت دی گئی۔

کیا آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کا استعمال کرتے ہوئے عدالت عالیہ سیس کی ادائیگی کی ہدایت کے مطالبے میں مداخلت کرے گی، اس اپیل میں سوال پیدا ہوتا ہے جو 2005 کی رٹ پٹیشن نمبر 4338 میں بمبئی میں عدالت عالیہ کے دائرہ اختیار کے ڈویژن بنچ کے ذریعے منظور کردہ 8.07.2005 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتا ہے۔

اپیل کنندہ ایک ملٹی لوکیشن کمپنی ہے۔کالوی میں اس کی ایک فیکٹری اور گودام ہے۔یہ بمبئی صوبائی میونسپل کارپوریشن ایکٹ، 1949 کی دفعات کے مطابق مذکورہ فیکٹری سے فراہم کردہ سامان کے لیے سیس ادا کرتا ہے۔اورنگ آباد میں اس کی ایک فیکٹری بھی ہے۔اس کا دفتر کھرگھر میں ہے۔اورنگ آباد میں مذکورہ فیکٹری اور کھرگھر میں دفتر نوی ممبئی شہر کی حدود کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں اور اس طرح بمبئی میونسپل کارپوریشن کے علاقائی اختیارِ سماعت سے باہر ہیں۔اورنگ آباد میں واقع اپیل کنندہ کی فیکٹری اور کھرگھر میں واقع دفتر سے ڈیلروں کو براہ راست سامان فراہم کیا جاتا ہے۔تاہم، کالوی میں اپیل کنندہ کے قیام کو ٹیکس ادا کرنے کی ہدایت کی گئی تھی، حالانکہ اس کے مطابق، اس کے لیے کوئی دائرہ اختیار موجود نہیں ہے۔

یہ مطالبہ وجہ بتاؤ نوٹس کے طور پر کیا گیا تھا۔ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول کی تحقیقات کے دوران کچھ دکانداروں نے کلوا میں اپیل کنندہ کی فیکٹری سے سامان کے لین دین کے حوالے سے کچھ شکایات کی تھیں۔اپیل گزار نے مذکورہ مطلوبہ مطالبہ کی وصولی پر اپنی نمائندگی پیش کی۔ 2.05.2005اور 10.06.2005 پر زبانی اور تحریری پیشکش بھی کی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ اپیل کنندہ کو نہ تو جواب دہندہ نمبر 2 کی مقامی حدود میں کوئی سامان موصول ہو رہا تھا اور نہ ہی وہ براہ راست اپنی اورنگ آباد فیکٹری یا اس کے ذیلی دکانداروں کے مینوفیکچرنگ احاطے سے فروخت ہونے والے سامان کے سلسلے میں درآمد کنندہ تھا اور اس لیے وہ اس پر کوئی سیس ادا کرنے کے جوابدہ نہیں تھے۔

ایک مطلوبہ وجہ بتاؤ نوٹس کی وجہ سے، اپیل کنندہ کو ہدایت کی گئی تھی کہ وہ 1.06.1996 سے نوی ممبئی پارٹیوں کو کی گئی مطلوبہ فراہمی کے سلسلے میں فوری طور پر سود کے ساتھ سیس کی ادائیگی کرے۔تاہم، یہ کہا گیا تھا:

" آپ سے یہ بھی درخواست کی جاتی ہے کہ آپ 4.7.05 سماعت پر صبح 11.00 پر مندرجہ بالا پتے پر حاضر ہوں۔میں یہاں اورنگ آباد دمن ڈویژنوں کی طرف سے نوی ممبئی وینڈیوں کو اٹھائے گئے بلوں کی فوٹو کاپیاں منسلک کر رہا ہوں۔"

یہاں اپیل کنندہ کی طرف سے ایک رٹ پٹیشن دائر کی گئی تھی جس میں مذکورہ مبینہ نوٹس پر سوال اٹھایا گیا تھا۔ متنازعہ حکم کی وجہ سے، عدالت عالیہ نے آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنے دائرہ اختیار کو استعمال کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا:

"چیلنج کارپوریشن کی طرف سے جاری کردہ وجہ بتاؤ نوٹس کے لیے ہے جس میں اورنگ آباد اور دمن سے درآمد شدہ سامان کی قیمت پر سیس کی مخصوص ادائیگی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ درخواست گزار وجہ بتاؤ نوٹس پر اپنا جواب داخل کر سکتے ہیں اور دو ہفتوں کے اندر متعلقہ دستاویزات پیش کر سکتے ہیں۔ اگر حکم درخواست گزار کے خلاف ہے تو درخواست گزار پر حکم کی خدمت کی تاریخ سے چار ہفتوں کی مدت کے لیے کوئی وصولی نہیں کی جائے گی۔"

اس عدالت کے سامنے ایک جوابی بیان حلفی دائر کیا گیا ہے جس میں اگرچہ دیگر باتوں کے ساتھ یہ دلیل دی گئی تھی کہ مذکورہ وجہ بتاؤ نوٹس کو فریقین کے حقوق اور ذمہ داریوں کا تعین کرنے والا حکم نہیں کہا جا سکتا، لیکن یہ واضح طور پر بیان کیا گیا ہے:

"میں کہتا ہوں کہ خصوصی اجازت پٹیشن کے ضمیمہ پی- 2 میں 22.6.2005 کا وجہ بتاؤ نوٹس اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مدعا علیہ نمبر 2 کارپوریشن کو مدعا کار کارپوریشن کے دائرہ اختیار میں درآمد شدہ مذکورہ سامان پر سیس کی قانونی وصولی سے محروم کر دیا گیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سیس کی اس طرح کی چوری بہت بڑی مقدار میں ہے اور یہ بالکل مدعا کار کارپوریشن کے حقوق کے اندر ہے کہ وہ لین دین میں شامل تمام فریقوں سے حقیقت کے صحیح نتیجے پر پہنچنے کا مطالبہ کرے۔ میں کہتا ہوں کہ مذکورہ درآمدات کے حوالے سے حقائق کے نتائج پر پہنچنے کے لیے بہت سے حقائق ہیں جن پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس طرح کے حقیقت پسندانہ پہلوؤں میں شامل ہیں: کون سا فریق ہے جس نے مدعا کار کارپوریشن کے دائرہ اختیار کے اندر سامان درآمد کیا ہے، بیچنے والے اور سامان کے مذکورہ درآمد کنندہ کے درمیان معاہدے کی نوعیت کیا ہے، کیا فریقین کے ذریعے سامان کی مذکورہ درآمد پر سیس کی ادائیگی سے بچنے کے لیے کوئی طریقہ کار استعمال کیا جاتا ہے، اس طرح کے طریقہ کار کے نتیجے

میں سیس کی کتنی حد تک چوری ہوتی ہے اور بالآخر کس کو وصولی کے مقاصد کے ساتھ ساتھ تاوان کے مقصد کے لیے بھی ذمہ دار ٹھہرایا جاسکتا ہے۔

اس پر مزید زور دیا گیا:

"......میں کہتا ہوں کہ یہ اچھی طرح سے معلوم ہے کہ بمبئی صوبائی میونسپل کارپوریشن (سامان کے داخلے پر سیس) رولز 1996 کے تحت رجسٹرڈ ڈیلروں سے خریدی گئی اشیا سیس کے تابع نہیں ہیں۔میں کہتا ہوں کہ اس حقیقت کے پیش نظر لین دین کی پوری نوعیت، جس میں درخواست گزار بھی فریق تھا، سیس کی وصولی اور ذمہ داری کی شناخت کے نقطہ نظر سے جانچ پڑتال اور جانچ پڑتال کی ضرورت ہے۔میں کہتا ہوں کہ اگر درخواست گزار نے براہ راست یا بالواسطہ طور پر سامان فراہم کیا ہے تو درخواست گزار کو خود مدعا کارپوریشن کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے آگے آنا چاہیے تاکہ وہ B.P.M.C کے تحت مقرر کردہ اپنے فرائض انجام دے سکے۔(سامان کے داخلے پر سیس) ضابطے، 1996 جسے B.P.M.C کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ایکٹ 1949"۔

یہ سوال کہ آیا مدعا علیہ کی طرف سے منظور کردہ مذکورہ نوٹس آرڈر کے اجرا کے لیے دائرہ اختیار کی حقیقت موجود ہے، مذکورہ رٹ پٹیشن میں زیر بحث تھا۔

اگرچہ عام طور پر ایک رٹ عدالت وجہ بتانے کے نوٹس پر سوال اٹھانے والی رٹ پٹیشن پر غور کرنے میں اپنے صوابدیدی دائرہ اختیار کا استعمال نہیں کرسکتی ہے جب تک کہ وہی دیگر باتوں کے ساتھ دائرہ اختیار کے بغیر ظاہر نہ ہو جیسا کہ اس عدالت نے ریاست اتر پردیش بمقابلہ برہم دت شرما اور دوسرا، اے آئی آر (1987) ایس سی 943، خصوصی ڈائریکٹر اور دوسرا بمقابلہ محمد غلام گھوس اور دوسرا، (2004) 3 ایس سی سی 440 اور یونین آف بھارت اور دوسرا بمقابلہ کونیسیٹی ستیہ نارائن، (2006) 12 ایس سی اے ایل 262 سمیت کچھ فیصلوں میں قرار دیا ہے، لیکن یہاں سوال پر غور کرنا ہوگا زاویہ، یعنی، جب کوئی نوٹس قبل از وقت مراقبہ کے ساتھ جاری کیا جاتا ہے، تو ایک رٹ پٹیشن قابل قبول ہوگی۔ایسی صورت میں، چاہے عدالتیں قانونی

اتھارٹی کو معاملے کی نئے سرے سے سماعت کرنے کی ہدایت دیں، عام طور پر اس طرح کی سماعت سے کوئی نتیجہ خیز مقصد حاصل نہیں ہوگا (دیکھیں کے آئی شیفرڈ اور دیگران بمقابلہ یونین آف بھارت اور دیگران، (1987) 4 ایس سی سی :431 اے آئی آر (1988) ایس سی 686] فوری معاملے میں یہ واضح ہے کہ مدعاعلیہ نے واضح طور پر اپنا ذہن بنالیا ہے۔ اس نے واضح طور پر جوابی بیان حلفی میں اور اپنے مطلوبہ شوکاز میں بھی ایسا کہا۔

مذکورہ اصول کی پیروی اس عدالت نے وی۔ سی۔ بنارس ہندو یونیورسٹی اور دیگران بمقابلہ شری کانت (2006) 6 اسکیل 66 میں کی ہے، جس میں کہا گیا ہے :

"ایسا لگتا ہے کہ وائس چانسلر نے یہاں مدعاعلیہ کو برخاست کرنے کی سزا دینے کا ذہن بنالیا ہے۔ اس معاملے میں عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی فیصلہ سنانے کے بعد کی سماعت خیالی تھی۔

کے۔ آئی۔ شیفرڈ اور دیگران وغیرہ میں۔ بنام یونین آف بھارت دیگران ادرز، اے آئی آر (1988) ایس سی 686، اس عدالت نے فیصلہ دیا :

"...... یہ عام تجربہ ہے کہ ایک بار فیصلہ لینے کے بعد، اسے برقرار رکھنے کا رجحان ہوتا ہے اور نمائندگی واقعی کوئی نتیجہ خیز مقصد حاصل نہیں کرسکتی ہے۔"

(شری شیکھر گھوش بمقابلہ یونین آف بھارت دیگران دیگران ر، (2006) 11 اسکیل 363 اور راجیش کمار دیگران اڈرز بمقابلہ ڈی سی آئی ٹی دیگران اڈرز، (2006) 11 اسکیل 409 بھی دیکھیں۔

عدالت عالیہ کے سامنے اعتراض کردہ حکم کے ساتھ ساتھ جواب دہندگان کی طرف سے دائر جوابی بیان حلفی میں ہمارے سامنے کیے گئے بیانات کا محض جائزہ لیتے ہوئے، ہم مطمئن ہیں کہ قانونی اتھارٹی نے پہلے

ہی اپنا ذہن بنالیا ہے اور اپیل کنندہ کی ذمہ داری یا بصورت دیگر کے حوالے سے رائے قائم کرلی ہے۔ اگر حکم منظور کرنے میں مدعا علیہ پہلے ہی اپیل کنندہ کی ذمہ داری کا تعین کر چکا ہے اور اس پر غور کرنے کے لیے صرف اس کی مقدار کا سوال باقی رہتا ہے، تو یہ وجہ بتاؤ نوٹس کے دائرے میں نہیں رہتا ہے۔ ہماری رائے میں رٹ پٹیشن قابل قبول تھی۔

مذکورہ بالا وجوہات کی بنا پر، متنازعہ فیصلے کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا جسے اسی کے مطابق الگ کر دیا جاتا ہے۔ اپیل کی منظوری دی جاتی ہے اور معاملہ عدالت عالیہ کو اس کی اپنی خوبیوں پر نئے سرے سے غور کرنے کے لیے بھیجا جاتا ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

کے کے ٹی

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this document